www.abdulhaq.info/articles/hinduism/

Paigham Sulh, 19 September 1917

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

اخبار پیغام صلح لاہور

جلد ۵ چہار شنبہ مورخہ ۱۹ ستمبر ۱۹۱۷ء نمبر ۲۲

شملہ کی پُر فضا چوٹیوں پر ایک نظر باز گشت

گذشتہ اشاعت میں ہم اس مباحثہ کی مختصر سی روئداد ہدیۂ ناظرین کر چکے ہیں۔ جو شملہ کی پُر فضا چوٹیوں پر ہمارے فاضل دوست مولینا عبد الحق صاحب اور آریہ سماج کے مایۂ ناز پرچارک راجندر صاحب دہلوی کے مابین ہوا لیکن اس مباحثہ کے علاوہ بعض اور بھی ضروری باتیں ہیں۔ جو اس پُر فضا وادی سے متعلق ہونے کی وجہ سے اس قابل ہیں کہ اپنے ناظرین کے بھی انہیں گوش گذار کیا جائے۔

شملہ وہ شملہ جہاں حدت و حرارت کا سال بھر میں کہیں نام ونشان تک بھی سننے میں نہیں آ سکتا وہ پُر فضا وادی جو اپنی ٹھنڈک اور فرحت آشامی کے باعث سخت ترین گرمیوں کے اندر بھی تشنہ لبوں کو سیراب کرتی ہے لیکن باوجود اسکے بعض وہاں کے رہنے والے اپنی خنک مزاجی میں یکتا اور غالباً آب و ہوا کی حدت سے متاثر ہونیکے باعث روحانی حرارت سے بھی کورے ہو چکے ہیں وہ جگہ وہ پتھروں کی بلند ترین چوٹیاں جن کے اندر سے آبشاروں کا اگر ایک طرف وان من الحجارۃ لما یتفجر منہ الانہار کے قرآنی بیان کی تصدیق کرتا ہے۔ تو دوسری طرف خود اُسی مقام پر بعض استبداد پرست ہستیاں صاحبان بصیرت کے آگے اپنے قلوب کے اس نقشہ کو پیش کرتی ہیں جو ھی کالحجارۃ او اشد قسوۃ کا مصداق ہے۔ اس دلفریب ایک سنگستانی مقام کے ان ضروری اسباق کو آج ہم دوہرانا چاہتے ہیں۔ جو ہم نے وہاں جا کر سیکھے اور ہم بتائینگے۔ کہ کیونکر وہ پتھروں سے بھی زیادہ سخت دل جو اس جگہ کے ارباب اقتدار میں شمولیت رکھنے کے ساتھ اس کی بعض ان عمارات پر بھی قابض ہیں۔ جہاں سے خلق خدا کو صدائے حق و صدق پہنچائی جا سکتی اور اعلائے کلمۃ اللہ سے باطل کے سر کو بآسانی کچلا جا سکتا ہے۔ ان ہزاروں بندگان خدا کے دل خون کرنے سے دریغ نہیں کرتے جو چاہتے ہیں۔ کہ خدا کے گھر کو صرف خدا ہی کے نام کے بلند کرنے کے کام میں لایا جائے۔ اور کسی زید و عمر کی آواز اور دست تصرف کو وہ اقتدار حاصل نہ ہو۔ جو اعلائے کلمۃ اللہ کی راہ میں اس کا موجب روک ہو جائے

ہم اس سے پیشتر اپنی اس مختصر رپورٹ میں جو مباحثہ شملہ کے عنوان سے شملہ سے لکھکر ہم نے بھیجی تھی مسلمانان شملہ کے اس جوش و خلوص اور دین کے لئے غیرت و حمیت کو قابل رشک بتا چکے ہیں۔ جو ۱۰ ستمبر ۱۹۱۷ء کی شام کو دیکھنے میں آئی۔ بلکہ اسکے بعد بھی اس وقت تک دیکھی جاتی رہی۔ جب تک شملہ سے ہم واپس نہیں ہوئے۔ خدا کرے یہ جوش و خلوص یہ غیرت و حمیت اور دین کے لئے یہ سچا درد اُن نوجوانوں اور بڈھوں میں روز افزوں ترقی کرے اور انہیں اپنے مقاصد میں کامیاب فرمائے۔ لیکن اسکے ساتھ ہی ہم حیران رہ جاتے ہیں۔ جب وہیں کے بعض ارباب اقتدار کی اس علم متزلزل استبدادیت اور دین کیطرف سے بے رغبتی کو دیکھتے ہیں جو مساجد کے متولی ہی نہیں اُن کے امام بنکر روزانہ پانچوقت مخلوق خدا کی امامت میں خدائے برحق کے آگے سربسجود ہوکر اور ہر آٹھویں دن منبر پر سے دین الٰہی کا وعظ کر کے پھر بھی ایسے کر رہے ہیں۔ اس قدر سخت دل ہیں اور دین کی طرف سے اس قدر لاپروا کہ اور تو اور انجمن اسلامیہ تک کو بھی خود جامع مسجد کا ہال اپنے مقاصد [illegible] اشاعت۔ اپنے سالانہ اجتماع اور لوگوں کو دین حق کا [illegible] دینے کے لئے نہیں دیتے اور اس سے صاف انکار کر جاتے ہیں۔

ہم نے لکھا تھا۔ کہ مسلمانان شملہ مولوی عبد الحق صاحب کا خاص لیکچر بھی شملہ میں کرانے کے خواہشمند ہیں۔ لیکن جس جگہ یہ حال ہو کہ انجمن اسلامیہ کو بھی صاف جواب مل گیا وہاں غریب عبد الحق کو کون پوچھتا ہے۔ مسلمانوں اور نوجوان مسلمانوں نے اپنی طرف سے لیکچر کے لئے بہت زور مارا۔ بلکہ کرایہ تک ادا کر دینے کی آمادگی ظاہر کی۔ لیکن سوائے جامع مسجد کے مسلمانوں کا اور ہال تھا ہی کون سا جو ملتا۔ ایک دوسری جگہ جو سینک ہال کے نام سے موسوم تھی۔ پیشتر سے رکی ہوئی تھی۔ ہال ایک اور مسجد میں کسی قدر انتظام ہو بھی گیا اور اسکے بعض ارباب بست و کشاد نے مسجد میں لیکچر ہونا منظور بھی کر لیا بلکہ اشتہار تک اپنی طرف سے دینے کی آمادگی ظاہر کی جس کے لئے ہم اور جملہ مسلمانان شملہ اُن کے از حد مشکور ہیں لیکن اس کو کیا کیا جائے۔ کہ بعض دوسرے مسلمان کہلانے والوں نے اس میں روک ڈالدی اور اُن آمادہ لوگوں کو بھی اس سے روک دیا۔ کہ وہ کلمہ حق کے سنانے میں ساعی ہوں یہ ہے امت مرحومہ کے اُن علماء کا حال جو اپنے آپ کو رسول اللہ صلعم کی گدی پر سمجھتے ہیں لیکن جن کا ہادی و پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اپنے مبارک عہد میں خود اپنی مسجد کے اندر عیسائیوں تک کو گرجا کرنے کی اجازت دیتا ہے۔ آج مسلمانوں کو خود خانۂ خدا کے اندر دین حق کا وعظ کرنے کی اجازت نہیں انا للہ وانا الیہ راجعون . . . . ہم تو حیران ہیں۔ ایسے لوگوں کو جو خدا کے گھروں پر اس قسم کا قبضہ و تصرف جمائے بیٹھے ہیں اور ہزارہا مسلمانوں کی خواہشات کے خلاف اُن پر اپنا ایسا ہی اقتدار سمجھتے ہیں۔ کہ گویا کوئی اُن کی جائداد ہے ان کے اس قبضہ و اقتدار کو کیوں توڑنے کی کوشش نہیں کی جاتی۔ اور تو اور خود انجمن اسلامیہ جسکے ماتحت ایک اینگلو ورنیکولر سکول بھی قائم ہے جو مسلمانوں کے بچوں کو علوم سے بہرہ ور کرتا ہے۔ کیوں اپنا سالانہ جلسہ بعض اسوجہ سے روک دیتی ہے کہ انہیں جامع مسجد کا ہال نہیں مل سکتا۔ مولوی عبد الحق صاحب کا لیکچر نہ ہونے کا ذکر جو ہم نے کیا ہے تو وہ ضمناً ان ارباب استبداد کے ناجائز تصرفات کی تازہ شہادت کے طور پر کیا ہے لیکن اصل غرض جو ہمارے اس مضمون میں مدنظر ہے وہ صرف اسقدر ہے کہ شملہ جیسے مقام پر مساجد کے اوپر ان لوگوں کا اس قسم کا تصرف کہ جس کی وجہ سے اعلائے کلمۃ اللہ میں روک واقعہ ہو جاتی ہے یہ ایک ایسی بات ہے۔ جس کا انسداد وہاں کے مسلمانوں اور انہی پر جوش اور قابل رشک مسلمانوں کو کرنا چاہیئے۔ جن کے جوش و خلوص کا ہم اعتراف کرتے ہوئے نہیں تھکتے اپنی مساجد کے ہوتے ہوئے ان کے اندر بڑے بڑے وسیع ہال ہوتے ہوئے پھر غیروں کے دست نگر ہونا اور وہاں سے بھی صاف جواب ملنا بہت ہی رنجدہ امر ہے۔ فرقوں کے سوال کو چھوڑ کر جمہور مسلمانان کو اپنے مشترکہ مقاصد کی تبلیغ میں جب ایسی مصیبت پیش آتی ہے۔ تو یہ کس قدر رنجدہ امر ہے۔ ضرورت تھی۔ کہ شملہ جیسے مقام پر تبلیغ حق کا کوئی بہترین بندوبست ہوتا۔ دیکھو دوسری طرف آریہ سماج والوں کا اپنا ہال ہے جہاں وہ ہر سال اپنا سالانہ جلسہ کرتے اور ہمیں بھی بحث و مناظرہ کے لئے بلاتے ہیں پھر سناتنیوں کا بھی اپنا ہال ہے۔ عیسائیوں کی تبلیغی کوششیں بھی باقاعدہ جاری ہیں۔ لیکن مسلمانوں میں کوئی بھی ایسا نہیں جو اس کام کا بیڑا اُٹھائے اور جو اٹھائے اُسے قدم دھرنے کو بھی جگہ نصیب ہو۔

فی الحال اس مختصر سی عرضداشت پر ہی ہم اکتفا کرتے ہیں۔ اور امیدوار ہیں کہ وہ ارباب استبداد جنکی طرف ہم نے اشارہ کیا ہے۔ اپنے رویّہ کو بدلے اپنے طرز عمل کو تبدیل کرنے میں کوشاں ہونگے۔ اور اپنی مساجد اور عام لیکچر گاہوں پر سے ان قفل کو اتار دینگے۔ تاکہ دین کی بیکسی کی ذمہ واری اُن کے اوپر عائد نہ ہو۔ اور مسلمان آزادی کے ساتھ اعلائے کلمۃ اللہ کر سکیں ٭